کتاب نما

اسلامی معاشیات: نوعیت اور بنیادیں، پروفیسر خواجہ نسیم احمد شاہد۔ شائع کردہ: ادارہ معاشیات اسلامی، ۶۹۶-گلی نمبر ۱۱۲، G-9/3، اسلام آباد۔ صفحات: ۱۶۰۔ قیمت: ۶۰ روپے۔

اگرچہ اصول معاش کے بارے میں اِکّا دکّا مفکرین نے ازمنہ قدیم میں بھی سوچا اور لکھا ہے، تاہم معاشیات بطور ایک علم کے، زیادہ پرانی نہیں ہے۔ اس کی صورت گری انیسویں صدی کے آخر میں ہوئی۔ ستم یہ ہوا کہ آغاز ہی سے اس علم کی آبیاری لادین، آزاد خیال اور غیر مسلم مفکرین کے ہاتھوں ہوئی۔ اس وقت تقریباً سارا عالم اسلام غلامی کی زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔ اس صورت حال میں دیگر علوم کی طرح معاشیات کے نظریات میں بھی مسلمان اساتذہ اور مفکرین مغربیوں کے خوشہ چین بن گئے۔

اس صدی کے وسط میں، جب آزادی کی لہر عالم اسلام میں پھیلنے لگی اور مسلمان مفکرین (ان میں مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی سرفہرست ہیں) نے اس روایت کو توڑ کر ہر میدان میں قرآن وسنت سے رہنمائی حاصل کرنے کا بیڑا اٹھایا تو معاشیات کی اسلامی بنیادیں تلاش کرنے کے لیے کوششیں شروع ہوئیں۔

پروفیسر خواجہ نسیم شاہد کی کتاب ''اسلامی معاشیات: نوعیت اور بنیادیں'' اسلامی معاشیات پر موجود قلیل لٹریچر میں ایک قابل قدر اضافہ ہے۔ کتاب کے مصنف پروفیسر خواجہ نسیم شاہد مُلک کے ایک معروف معاشیات دان ہیں جو کالج اور یونی ورسٹی کی ہر سطح کی کلاسوں کو پڑھانے کا تقریباً ۳۵ سالہ تجربہ رکھتے ہیں۔ ان کا شماران معدودے چند لوگوں میں ہوتا ہے جو گھسی پٹی راہوں پر چلنے کے بجائے اپنی راہ خود تراشتے ہیں۔

انھوں نے اسلامی معاشیات کی ایسی جامع تعریف وضع کی ہے جو مشہور ومعروف اسلامی معیشت دانوں کی وضع کردہ تعریفوں کے مقابلے میں زیادہ بہتر اور مکمل ہے۔ ان کی وضع کردہ تعریف یہ ہے: ''اسلامی معاشیات وہ جامع، عمرانی علم ہے جو انسان کے اس اسلامی طرزِعمل کا مطالعہ کرتا ہے جو اسلامی معاشرہ (یا اس کے ماڈل) میں متبادل استعمال رکھنے والے کمیاب مگر جائز ذرائع کی مدد سے فلاح کو حاصل کرنے کے لیے کوشاں ہو''۔

یوں تو یہ تعریف جامع اور مکمل ہے لیکن اگر الفاظ میں معمولی ردوبدل کر دیا جائے تو یہ تعریف ہر لحاظ

سے بہتر ہو جائے گی جو یوں ہو گی: ''اسلامی معاشیات ایک جامع عمرانی علم ہے جو ایسے انسان کے طرزِ عمل کا مطالعہ کرتا ہے جو اسلامی معاشرے (یا اس کے ماڈل) میں متبادل استعمال رکھنے والے کمیاب مگر جائز ذرائع کی مدد سے فلاح کے حصول کے لیے کوشاں ہو''۔

۱۶۰ صفحات کی یہ کتاب پیش لفظ اور حواشی و حوالہ جات کے علاوہ پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ ان میں اسلامی معاشیات کی نوعیت و وسعت' نظریاتی اساس' اس کے اسالیب تحقیق اور اس کی اخلاقی بنیادوں کو (جو ۲ ابواب پر مشتمل ہیں) مثالوں' نقشوں' گرافوں اور چارٹوں سے واضح کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے مطالعے سے معاشیات کے طالب علم کے ذہن میں یہ بات اچھی طرح جاگزیں ہو جاتی ہے کہ اسلامی معاشیات کی بنیادوں کو قرآن و سنت اور خلفاے راشدین کے عمل میں تلاش کرنا چاہیے۔ اسے یہ بھی پتا چل جاتا ہے کہ اسلامی معاشیات اور لادینی معاشیات کا نقطۂ نظر ایک دوسرے کا الٹ ہے۔ ان کے مقاصد مختلف ہیں۔

پروفیسر خواجہ نسیم شاہد کی رو سے لادینی معاشیات میں حلال و حرام کا تصور غائب ہے۔ جب کہ اسلامی معاشیات میں حلال و حرام کا تصور موجود ہے۔ اسلامی معاشی نظام کا ایک اہم خاصا زکوٰۃ کے ذریعے پسماندہ طبقات و افراد کی امداد ہے۔ زکوٰۃ محصول سے الگ چیز ہے۔ لادینی معاشی نظام میں محصول کے علاوہ کسی دیگر ذریعے سے کوئی حصہ پسماندہ طبقات اور افراد کی امداد کے لیے مختص نہیں کیا گیا۔ مصنف نے یہ ثابت کیا ہے کہ اسلامی اقتصادی نظام انسانوں کو اشتراکی اور سرمایہ دارانہ معاشی نظاموں کی افراط و تفریط سے بچاتا ہے اور معاشرے میں فطری انسانی مساوات قائم کرتا ہے۔

مصنف نے بتایا ہے کہ لادینی نظام معیشت میں محض عدل اعلیٰ ترین قدر ہے جب کہ اسلامی نظام معیشت میں عدل کے علاوہ احسان کو افضل ترین قدر تسلیم کیا گیا ہے۔ عدل کا مطلب ہر فرد کو اس کا حق ادا کرنا ہے۔ جب کہ احسان کا مطلب کسی شخص کو اس کے جائز حق کے علاوہ کچھ زائد دینا ہے جس کا محرک رضاے الٰہی ہے۔

کتاب اپنے مندرجات اور طباعت کے لحاظ سے اعلیٰ پائے کی ہے۔ البتہ کہیں کہیں ہجوں کی اور دیگر طباعتی اغلاط رہ گئی ہیں۔ مثلاً صفحہ ۵ پر خانقاہوں کی جگہ خانقانوں' صفحہ ۱۵ پر توجیہہ کے بجائے توضیع' صفحہ ۱۵ ہی پر منطقی استقرا کے بجائے منطقی استخراج اور صفحہ ۶۷ پر مجروح کے بجائے مجروع چھپ گیا ہے۔ مصنف نے "Behaviour" کا ترجمہ ''رویہ'' کیا ہے' جس کا موزوں ترجمہ ''طرزِ عمل'' یا ''کردار'' ہو سکتا ہے' کیونکہ ''رویہ'' تو "Attitude" کا ترجمہ ہے۔ یقیناً ان معمولی اغلاط کی اگلی اشاعت میں تصحیح کر لی جائے گی۔ بہر حال کتاب شستہ ادبی انداز میں لکھی گئی ہے۔ قاری مؤلف کے اندازِ تحریر کی تعریف کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ میری رائے میں

یہ کتاب ملک میں اسلامی نظام معیشت قائم کرنے میں مددگار ثابت ہوگی۔ قیمت زیادہ نہیں۔ اسے معاشیات' بالخصوص اسلامی معاشیات کے اساتذہ اور طلبا کو ضرور پڑھنا چاہیے (پروفیسر نیاز عرفان)۔

میری یادگار ملاقاتیں' امیر حسین چمن۔ ناشر: پرنٹ میڈیا' پوسٹ بکس نمبر ۱۳۰۰' اسلام آباد۔ صفحات: ۲۸۶۔ قیمت: ۱۵۰ روپے/ ۸ امریکی ڈالر۔

اکثر بڑے یا معروف لوگوں کو اپنی نجی زندگی کے بارے میں کچھ لکھنے کا موقع نہیں ملتا' یا پھر بعض اصحاب اس کام کو اہمیت ہی نہیں دیتے۔ حالاں کہ ان شخصیات کے ذاتی احوال جاننے کے لیے بہت سے لوگوں کو اشتیاق ہوتا ہے۔ بیش تر صورتوں میں یہ شوق ایک ناتمام حسرت کا شکار ہو کر رہ جاتا ہے۔ ایسے معروف لوگوں سے دل چسپی کی باتیں دریافت کر کے عام افراد تک پہنچانے کے لیے جستجو' لگن اور حاضر طبیعت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہفت روزہ پیمان کراچی کے معاون مدیر (۱۹۷۱ء-۱۹۷۶ء) ان مہم جو صحیفہ نگاروں میں سے ہیں' جنھوں نے اس سلسلے میں مفید خدمات انجام دی ہیں۔

زیرنظر کتاب ۱۲ معروف عالم اور خطیب حضرات سے دل چسپ گفتگوؤں اور مصاحبوں کا مرقع ہے۔ سوال و جواب کی سطح بلند اور تعلیم و آگہی کا کینوس خاصا وسیع ہے۔ تاہم دو باتیں نمایاں طور پر سامنے آتی ہیں' اوّل یہ کہ: انٹرویو نگار' شیعہ سنی فرقہ واریت کی آنچ کو ٹھنڈا کرنے اور اس خلیج کو پاٹنے کی پیہم جستجو کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ اس فرقہ وارانہ تناؤ کو محسوس کرتے ہوئے باہم اشتراک و اتحاد اور احترام کے رشتوں کو استوار کرنے کے لیے شعوری طور پر اور بڑے تسلسل سے سوال اٹھاتے ہیں' جو واقعی ایک بڑی خدمت ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ وہ خطابت اور فن تقریر کے رموز کو آشکارا کرنے کے لیے کرید کرید کر سوال کرتے ہیں۔ اس ضمن میں آغا شورش کاشمیری اور شیعہ علما کرام کی آرا بڑی دل چسپ ہیں۔

مولانا مودودی کا انٹرویو (ص ۳۱ تا ۶۲) اور ان کے معمولات کی روداد بڑی دل چسپ ہے جو درحقیقت فاضل مرتب کی موعودہ کتاب کی جھلکیوں پر مشتمل ہے۔ علامہ رشید ترابی اور مولانا احتشام الحق تھانوی سے ملاقاتیں بڑی اہمیت کی حامل ہیں۔ محراب و منبر سے تعلق رکھنے والی ان شخصیات سے عطر بیز ملاقاتوں کی رودادیں اردو کے مکالماتی ادب میں ایک قیمتی اضافہ ہے (سلیم منصور خالد)۔

فری میسن کی اپنی مذہبی رسوم' ترجمہ: عبدالرشید ارشد۔ ناشر: تھنکر زفورم' ریاض۔ صفحات: ۱۲۸۔ قیمت: درج نہیں۔

فری میسن ہمارے ملک میں کچھ لوگوں کی خاص دل چسپی کا موضوع ہے۔ عبدالرشید ارشد صاحب